Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیك یا صاحب العصر والزمان

عجل اللہُ فرجك

رباعیات نزرِ امام زمانہ ؑ

jabir.abbas@yahoo.com

سید نزر عباس نے اپنے بچوں کے لئے جمع کی

۱۵ شعبان ۱٤۳۰ھ

نظر ثانی ۱۴ اپریل ۲۰۱۲

۱۵ شعبان ۱٤۳۳ھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام زمانہؑ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت — جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی — قیامت سے پہلے امام آئیں گے

اے کاش اتنی کہیں سے شُنید ہو جائے — وہ آرہے ہیں یاں آج عید ہو جائے
اجل سے عاصی یہ کہہ دے کہ شوق سے آئے — بس اتنا ٹھہرے ذرا اُن کی دید ہو جائے

(محمدؐ وآل محمدؑ کی ثناء کرنے والے جناب منیر ملک صاحب کے والد جناب غلام محمد عاصی کا کلام بشکریہ وصول کیا)

زبان ہو منہ میں مگر قدرتِ کلام نہ ہو — پیامبر تو ہو موجود اور پیام نہ ہو
یہ امر عدلِ الٰہی سے غیر ممکن ہے — کہ ورغلانے کو شیطان تو ہو، امام نہ ہو

درود پڑھنا ہے واجب سلام سے پہلے — سلام فرض ہے جیسے کلام سے پہلے
یہ ہے مشیتِ حق اور حدیثِ پیغمبرؐ — قیامت آ نہ سکے گی امام سے پہلے

اے باغِ عسکریؑ کے مقدس ترین پھول
اے کعبۂ فروغِ نظر، قبلۂ اُصول
آ ہم سے کر خراج دل و جاں کبھی قبول — تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول
دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے — ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے
ہیں تیرے اختیار میں قدرت کی مرضیاں — تیرے سوا کسی سے اُمیدیں ہیں فرضیاں
سائل کی جانتا ہے تو حاجت عرضیاں — ہم پھر بھی اِس لئے تجھے لکھتے ہیں عرضیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِن پر تو دستخط جو کرے اپنی عید ہے

کاغذ یہی بہشتِ بریں کی رسید ہے

(یہ رباعیاں محمد بن ملک منیر صاحب کے پڑھنے کے لئے ٹائپ اور جمع کی جسے دوسرے مومنین کے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ طالبِ دعا۔ سید نذر عباس۔ ۵ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ)

یا رب اک آیتِ جلی پیدا کر — سلطان کے بھیس میں ولی پیدا کر

بھرنی ہے سیاست میں جو روحِ اخلاق — پھر قلبِ محمدؐ سے علیؑ پیدا کر

---جمیل مظہری---

اس میں بھی نظر آنے لگا شرک یا بدعت — عرضی جو لکھی میں نے محبت کی زباں میں

لکھتے تو میاں تم بھی بہر حال عریضہ — وارث کوئی ہوتا جو تمہارا بھی جہاں میں

---مولانا سید ابوالحسن قبلہ---

عشقِ حجت بنا انتظار — جانِ الفت بنا انتظار

کس قیامت کا وعدہ کیا — کیا قیامت بنا انتظار

---محمد علی وفا---

کیا جانئے کیا دشمنِ حیدرؑ کو ہوا ہے — گونگوں سے راہِ حق کا پتہ پوچھ رہا ہے

اے گردشِ دوراں تجھے کچھ اس کا پتہ ہے — ہمراہ میرے فاطمہؑ زہرا کی دعا ہے

---محمد علی وفا---

دونوں کی نگاہوں میں فرقت کے گِلے ہوں گے — ہاتھوں میں تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے

کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو — جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

---محمد علی وفا---

آج آغوشِ نرجسؑ میں کون آ گیا — آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

جشنِ قائم مناؤ ذرا مومنیں — آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

jabir.abbas@yahoo.com

کیسی اتراتی پھرتی ہے بادِ صبا
صحنِ گلشن میں سبزہ لہکنے لگا
ہر کلی کی زباں پہ ہے صلے علیٰ
آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

نیمہ ماہ شعباں مبارک تمہیں — مھدیؑ دیں کا آنا مبارک تمہیں
المھدی سنٹر میں آج یہ محفل سجی — کیوں نہ ہو جاں نثاروں کو بے حد خوشی

آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

باقی یہ نظامِ دوسرا ہے کہ نہیں ہے — جب ہے تو کوئی وجہء بقا ہے کہ نہیں
دیکھو تو ذرا غور سے ہر غنچہ و گل کو — اس جلوہ غائب کا پتہ ہے کہ نہیں ہے

غائب پہ عقیدہ جو تو رکھتا نہیں غافل
غائب ہے خدا بول خدا ہے کہ نہیں ہے
پردے میں ہے شمشیر بکف وارثِ شبیرؑ
اے منکرو کچھ تم کو پتہ ہے کہ نہیں ہے

سونے دو جگاؤ نہ نکیرین پکارے — یہ دیکھ لو بس خاکِ شفا ہے کہ نہیں ہے
جکڑا ہے یزید آج بھی لعنت کی رسن میں — انجام برائی کا برا ہے کہ نہیں ہے

زمانہ ہو گیا روشن شاہِ انام آئے — زمیں کی قدر بڑھی آسماں مقام آئے
ظہورِ قائمِ آلِ عبا مبارک ہو — جنابِ مھدیؑ دیں بارھویں امام آئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

--مولانا طور--

شبرات آئی عید کا منظر لئے ہوئے   پہلو میں نورِ صبح منور لئے ہوئے
گلزارِ سامرہ میں ہیں نرجسؑ نہال آج   دامانِ آرزو میں گلِ تر لئے ہوئے

--سید محمد ابن طور--

کعبے کی زمیں کو جگانے کے لئے   آ فطرتِ مومن کو جگانے کے لئے
چہرے سے نقاب اُٹھا سراپا احمدؐ   اسلام کو اسلام بنانے کے لئے

ہستی کے صحیفے میں ورق چودہ ہیں   دو باب میں حکمت میں سبق چودہ ہیں
ہیں ارض و سماوات ملا کر سب ایک   دنیا کو دکھانے کو سبق چودہ ہیں

--رزم ردولوی--

امام عصر آئے خوش ہیں شیخ و شابِ مہ خانہ   صدا دیتے ہوئے پھرتے ہیں یہ اربابِ میخانہ
ہوا پھر آمدِ ساقی سے وا جلد چلو رِندو   خدا کی مصلحت سے بند تھا جو میخانہ

---صفی---

جہاں میں ورثہ دارِ صاحبِ معراج آیا ہے   حسنؑ کے گھر میں عالم کا جو ہے سرتاج آیا ہے
رہے گا حشر تک اب مذہبِ حق دہر میں قائم   امامت ختم ہے جس پر گھر وہ آج آیا ہے

--سید لئیق علی ہنر لکھنوی--

کس اہتمام سے محفل میں جام آتا ہے   کہ دور ختم ہے ماہِ صیام آتا ہے
خبر یہ عیسیٰؑ گردوں نشیں کو بھی دے دو   بچھائیں آ کے مصلیٰ امام آتا ہے

--مرزا جمال--

jabir.abbas@yahoo.com

قبضہ ہے جہاں پر مالکانہ قائم — ہے جاہ وجلال خسروانہ قائم
اے حجتِ کردگار روحی بفداک — ہے آپ کے دم سے یہ زمانہ قائم

--عزیز لکھنوی--

تیرا راستہ کب سے ہم دیکھتے ہیں — تجسس میں راہِ عدم دیکھتے ہیں
نجف دیکھتے ہیں حرم دیکھتے ہیں — جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

---سید افتخار ابن طور---

پیدا ہوا شاہزادہ عشرت کدہ ہر دل ہے — کشتی ہے تمنا کی ارمانوں کا ساحل ہے
شہزادی نرجسؑ کو ہے خوفِ نگاہِ بد — اللہ یہ ماہ پارہ اخفا ہی کے قابل ہے

---مولانا اکبر مہدی سلیم جرولی---

اے میرے امامؑ (جمع کردہ نزر عباس)

آپ پر درود اور سلام اے میرے امامؑ
بس یہی صدا ہے صبح وشام اے میرے امامؑ
آپ ہی کے آسرے پہ جی رہے ہیں ہم — آپ آئیں گے تو دور ہوں گے رنج وغم
کر رہے ہیں التجا غلام اے میرے امامؑ
کر رہے ہیں اس لئے ظہور کی دعا — ہو ہمیں بھی تیری دید کا شرف عطا
چاہے پھر ہو زندگی تمام اے میرے امامؑ
تیری راہ دیکھنا فریضہ ہے میرا — منقبت نہیں ہے یہ عریضہ ہے میرا
پڑھ رہا ہوں میں جو صبح وشام اے میرے امامؑ
آ رہے ہیں آپ اُڑ رہی ہے یہ خبر — سامرے کے سمت ہے لگی ہوئی نظر

jabir.abbas@yahoo.com

سج رہے ہیں راستے تمام اے میرے امامؑ

تیرے نام کا ہے یہ بھی ایک معجزہ   جس نے صرف دل سے تیرا نام لے لیا

اُس کا بن گیا ہر ایک کام اے میرے امامؑ

اس لئے تمہارا انتظار ہے شدید   سر اُٹھا رہے ہیں پھر سے وقت کے یزید

کام اُن کا کیجیئے تمام اے میرے امامؑ

دینِ مصطفیٰؐ پہ اب بھی تیرا قرض ہے   ہم تو کیا ہیں انبیاء پہ جب کہ فرض ہے

دو جہاں میں تیرا احترام اے میرے امامؑ

نعتیں بھی میر حسن کے نام ہو گئیں   تخت اور شاہیاں غلام ہو گئیں

جب سے وہ ہوا تیرا غلام اے میرے امامؑ

---میر حسن میر---

نبی کی آل سے تجھ کو گلہ یہ کتنا ہے   تو کلمہ گو ہے مگر نا مراد کتنا ہے

جہادیو! ذرا مہدیؑ کو آ تو لینے دو   پتہ چلے گا کہ شوق جہاد کتنا ہے

--سہیل شاہ--

مشکل قدم قدم پہ ہے راہِ حیات میں   مشکل کا سامنا ہے یہاں بات بات میں

لیکن جو بات بات میں مشکل کو حل کرے   ایسا کوئی ضرور ہے اِس کائنات میں

---سردار نقوی---

یہ کس کی آمد پہ آج خوشیاں منا رہے ہیں زمانے والے

یہی تو ہیں دینِ حق کا بگڑا مقدر بنانے والے

----

jabir.abbas@yahoo.com

اس میں بھی نظر آنے لگا شرک کا پہلو — اک خط جو لکھا میں نے محبت کی زباں میں
لکھتے تو میاں تم بھی عریضے پہ عریضہ — وارث جو کوئی ہوتا تمہارا بھی جہاں میں

--جاوید بدایونی مسقط--

حجت نہ ہو زمیں پہ نگل لے تجھے زمیں — اس نعمتِ ولی میں ہر اک شے شریک ہے
انکار کر رہا ہے تو مہدیؑ ء دیں کا — تیری تو زندگی میرے مہدیؑ کی بھیک ہے

---شوکت رضا شوکت---

تُراب سے جو مسلسل اناج اُگتا ہے — بشر بشر اُسے ہر صبح و شام کھاتا ہے
جو منتظر نہیں شوکت ظہورِ مہدیؑ کا — قسم خدا کی وہ رزق حرام کھاتا ہے

---شوکت رضا شوکت---

جانِ بدر و حنین باقی ہے — قلبِ زہراؑ کا چین باقی ہے
کہہ دو اس دور کے یزیدوں سے — آج بھی اک حسینؑ باقی ہے

--پیامؔ اعظمی--

ابرِ غیبت کا آفتاب ہے تو — دینِ اسلام کا شباب ہے تو
کہہ رہا ہے یہ خود زمیں کا وجود — عہدِ حاضر کا بوتراب ہے تو

--پیامؔ اعظمی--

شکل و صورت میں مصطفےٰؐ کی طرح — اور شجاعت میں مرتضےٰؑ کی طرح
ہو نہ جائے نصیریوں کو خبر — تم تو غائب بھی ہو خدا کی طرح

--عباس رضا نیّرؔ جلال پوری--

jabir.abbas@yahoo.com

صاف ہوتا ہے عیاں موجوں کی طغیانی سے　　صبح کے وقت گزرتا ہے کوئی پانی سے
طاق اُمید میں رکھے ہوئے بے نُور چراغ　　روشنی مانگ رہے ہیں تیری پیشانی سے

--عباس رضا نیّر جلال پوری--

میرے مولا تیری ہیبت ہے عیاں پانی پر　　اُٹھتا رہتا ہے سمندر میں دھواں پانی پر
اس جگہ جائیں تو جبریلؑ کے شہپر جل جائیں　　میرے مولا کا مصلیٰ ہے جہاں پانی پر

--عباس رضا نیّر جلال پوری--

روک لے آ کے اِن آئینوں کو پتھرانے سے　　چہرے مل جائیں گے جذبوں کو تیرے آنے سے
جان پا جائیں گے بچھ کر تیرے قدموں میں گلاب　　ورنہ کیا فائدہ گلدانوں میں مرجھانے سے

--عباس رضا نیّر جلال پوری--

کیوں ہم کو ڈراتے ہو قیامت کی خبر سے　　ہم سب کی نظر غیب کے پردے پہ لگی ہے
دنیا کا سقوط آمدِ مولاؑ پہ ہے موقوف
اس بزم سے دنیا کی ابھی عمر بڑھی ہے
اپنا سا بشر کہتے ہیں جو شاہِ اُممؑ کو　　اُن سب کیلئے آگ جہنم میں لگی ہے
اللہ رے یہ حیدرِ کرارؑ کی ہیبت
یہ کوئی نہیں کہتا کہ مجھ جیسا علیؑ ہے

--نایاب ھلوری--

پردے میں رہنے والے ذرا سامنے تو آ　　ہم چپ نہ ہوں گے آج شکایت کیے بغیر
صدیاں گزر گئی ہیں تیرے انتظار میں　　کیا لوٹ جائیں تیری زیارت کیے بغیر

------

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام زمانہؑ از وحید الحسن ہاشمی

کس کس کو لاؤں مدح شہ ذی وقار میں لفظوں کی ایک فوج کھڑی ہے قطار میں

سہتا ہوں انتظار کی شدت یہ سوچ کر

عیسیٰؑ بھی جی رہے ہیں اسی انتظار میں

مولا اب امتیاز ہی باقی نہیں رہا اشکوں کے تار اور گریباں کے تار میں

آہٹ بھی ان کے پاؤں کی سن لے اگر یہ دل

لگ جائیں چار چاند میرے اعتبار میں

ہم کو مٹا سکے یہ زمانے کی کیا مجال بیٹھے ہیں ہم امام زمانؑ کی حصار میں

سب کچھ خدا نے ان کے تصرف میں دے دیا

بس اک خدا کی ذات نہیں اختیار میں

---وحید الحسن ہاشمی---

منقبت امام زمانہؑ از سید حسن عباس زیدی

زندگانی کا یہ ایک شغل بنا رکھا ہے

عشق محبوب کو سینے سے لگا رکھا ہے

آج دنیا میں امام مدنی آیا ہے جسکو آغوش میں نرجسؑ نے اٹھا رکھا ہے

اپنا دیدار ہمیں جلد دکھائیں مولا مصلحت کیا ہے جو دیدار چھپا رکھا ہے

آرزو ہے یہ حسنؔ کی کہ ہو اس کا دیدار

جس کو اللہ نے پردے میں چھپا رکھا ہے

------

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

لشکرِ زمین وزماں

یہ سوچ کے سکون سے کرتا ہوں انتظار عیسیٰ بھی منتظر ہیں محمدؐ کے لال کے
وہ غیب میں ہیں غیب سے انسان ہے بے خبر جا جا کے لوٹ آئے سفینے خیال کے

آنے تو دو امامِ زمانہ کا دورِ عدل
ماضی کرے گا بات زمانے میں حال کے

---وحیدالحسن ہاشمی---

منقبت امام زمانہؑ از وحید الحسن ہاشمی

jabir.abbas@yahoo.com

خوشبوئے اہل کساء پا کر جو خنداں ہو گیا
سامرہ پہنچا تو وہ غنچہ گلستاں ہو گیا

اے خدا کے دین فکرِ زندگانی تو نہ کر اب قیامت تک تیرے جینے کا ساماں ہو گیا

یہ فقط آل محمدؐ کی زباں کا فیض ہے
جس گدا کو کہہ دیا سلطاں وہ سلطاں ہو گیا

خونِ پیغمبرؐ کہیں یا شیرِ زہراء کا اثر ان کے لب پر جو بھی لفظ آیا وہ قرآں ہو گیا

جب نہ اس گھر میں کوئی منصب ملا جبریلؑ کو
آ کے دروازہء عصمت کا درباں ہو گیا

لوگ سمجھے تھے یہ وصف غیب ہے عیسیٰؑ پر ختم غیب تو خود مہدیؑ دیں کا نگہباں ہو گیا

اے حسنؑ کے لعل ہم تیرے اسیرِ درد ہیں
درد بھی ایسا جو پیوستِ رگ و جاں ہو گیا

ایک تنکا تھا وہ ان کے صحن عرفاں کا وحید
جو ہوا کے دوش پہ تختِ سلیماں ہو گیا

سوال اجرِ رسالت مآبؐ ہونا ہے — منافقت کو ابھی بے نقاب ہونا ہے
علیؑ کا پوتا زمانے میں آنے والا ہے — ابھی تو باغِ فدک کا حساب ہونا

--جون عباس نے لندن سے بھیجا--

انوار جس کے ہوتے ہیں پردے سے آشکار — ہر اِک محبّ اُسی کی ہے فرقت میں بے قرار
کل منتظر رسولؐ تھے اول امامؑ کے — ہم آخری امامؑ کا کرتے ہیں انتظار

--میر مجیب علی پوری--

پلکیں بچھی ہوئی ہیں رہِ انتظار میں — حسرت مچل رہی ہے دلِ بے قرار میں
جب سطحِ آب پر وہ مصلہ بچھائیں گے — عیسیٰؑ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوں گے قطار میں

--میر مجیب علی پوری--

زندگی ہرگز وہ معراجِ وفا پاتی نہیں — جب تلک خود عشق کے سانچے میں ڈھل جاتی نہیں
اپنی اُمت سے تو غافل ہو نہیں سکتا امامؑ — تھک کے سو جاتے ہیں اعضاء دل کو نیند آتی نہیں

--میر مجیب علی پوری--

ہم جی رہے ہیں ایسے تیرے انتظار میں — جس طرح چہکے بُلبل و قُمری بہار میں
ایماں ہے تیرا عشق، تیری دشمنی ہے کفر — اک پل کا فاصلہ ہے فقط نور و نار میں

--میر مجیب علی پوری--

یہ کیسا دور ہے مومن نظر نہیں آتے — کرو ہزار اشارے شجر نہیں آتے
امامِ وقت کا رب جانے کیا ارادہ ہے — بُلا رہے ہیں ازل سے مگر نہیں آتے

jabir.abbas@yahoo.com

--میر مجیب علی پوری--

ستا رہی ہے تیری یاد بار بار مجھے　　تری جدائی بھی کرتی ہے اشکبار مجھے
میں جی رہا ہوں تری دید کے لئے ورنہ　　یہ کائنات تو لگتی ہے ناگوار مجھے

--میر مجیب علی پوری--

ہادیء دین کا فرمان سمجھنا سیکھو　　خیر مقدم کے لئے پلکیں بچھانا سیکھو
امتحاں عشق کا دینا ہے اگر فرقت میں　　مثل اِک ماہیء بے آب تڑپنا سیکھو

--میر مجیب علی پوری--

بس ایک نظرِ کرم مجھ پہ گر تیری ہو جائے　　میں کر رہا ہوں جو مدحت وہ بندگی ہو جائے
کٹیں گی اُنگلیاں لاکھوں کی پھر سے دنیا میں　　ترے جمال سے اِک بار آگہی ہو جائے

--میر مجیب علی پوری--

مرے عریضے کو ہر موج پیار کرتی ہے　　خود اپنے دوش پہ اس کو سوار کرتی ہے
اُسے خبر مری حالت کی کیوں نہ ہو پل میں　　یہ عرضی سات سمندر کو پار کرتی ہے

--میر مجیب علی پوری--

ہر ایک سانس میری انتظار کرتی ہے　　وہ ایک بار نہیں بار بار کرتی ہے
مری نگاہ فقط تیری دید کی خاطر　　حرم کی سمت سفر اختیار کرتی ہے

--میر مجیب علی پوری--

اے فاطمہؑ کے لعل ہماری ہے آرزو　　چھوئیں ترے قدم تو اگر آئے روبرو
آ جا کہ تجھ کو تیری ہی غیبت کا واسطہ　　ہم مر نہ جائیں تیری زیارت کئے بغیر
اک تیرے انتظار میں اے ابن عسکریؑ　　ایسا فقط نہیں ہے کروڑوں ہیں اور بھی
آ جائیے انبیاء کی امامت کے واسطے　　نہ لوٹنا ہماری شفاعت کئے بغیر

-----

jabir.abbas@yahoo.com

میرا عقیدہ ہے بروزِ محشر، فلک پہ یہ اہتمام ہوگا میرے خیالوں سے بھی زیادہ وسیع تر اک مقام ہوگا
کہیں محمدؐ کہیں مسکراہٹ، کہیں خدا کا کلام ہوگا گلوں کو نسبت علیؑ سے ہوگی سردار میرا امامؑ ہوگا

--موسیٰ شاہ رخ اور فصیحہ فاطمہ نے بھیجا--

گر ہو میری حیات میرے اختیار میں صدیاں گزار دوں گا تیرے انتظار میں
مولا اب آپ پردہء غیبت اُٹھائیے دو دن تو زندگی کے گزاروں بہار کے

--جناب میثم صلواتی نے بھیجا۔۱۴ شعبان ۱۴۳۰ھ--

درود زندہ ہے اپنا سلام زندہ ہے خدا کے بعد محمدؐ کا نام زندہ ہے
کسی کے پاس تو مُردہ بھی اب نہیں کوئی ہمیں فخر ہے ہمارا امام زندہ ہے

--حسین عباس نے انڈیا سے بھیجا--

عجیب وقت ہے سرکار اب تو آ جاؤ تم ہی ہو کل کے مددگار اب تو آ جاؤ
ہر ایک امر ہے دشوار اب تو آ جاؤ جہاں ہے برسرِ پیکار اب تو آ جاؤ

--بلال کاظمی--

زمیں کو پھر سے ضرورت کسی حسینؑ کی ہے

حیا سے برسرِ پیکار وہ بھی عام ہے غلام درھم و دینار وہ بھی عام ہے
خدا کے دین سے بیزار وہ بھی عام ہے خلافِ سیدِ ابرار وہ بھی عام ہے

یہ شر پسند تہ ذوالفقار کب ہوں گے
میں سوچتا تھا کہ ستر ہزار کب ہوں گے

اُٹھے گا شور صفِ کارزار سے بھاگو برس رہی ہے اجل ذوالفقار سے بھاگو
کوئی کہے گا نبیؐ کے دیار سے بھاگو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

صدا کسی کی نکل کر مزار سے بھاگو

اب آ گیا ظلم و تشدد کو پھاڑنے والا　　　اب آ گیا درِ خیبر اُکھاڑنے والا

علیؑ کی تیغ ہے پھر بے نیام بھاگ چلو

جگہ حرم میں نہیں سوئے شام بھاگ چلو

اجل کو یاد ہے ہم سب کے نام بھاگ چلو　　　یہ بھاگنا ہی تو ہے اپنا کام بھاگ چلو

اماں نہیں ہے کہیں کارزارِ ہستی میں

کچھار چھوڑ کے شیر آ گیا ہے بستی میں

--بلال کاظمی نے پڑھا--

اے جان کعبہ آ جاؤ اے وارثِ کعبہ آ جاؤ　　　اے نبیوں کی جنت آ جاؤ اے کوثر کا وسیلہ آ جاؤ

تیغ اُٹھا کر آ جاؤ اے فخرِ مسیحا آ جاؤ　　　اب تو چلا دو غداروں پر اپنی تم تلوار

ملا اور لادین بنے ہیں دین کے ٹھیکے دار

اے جان کعبہ آ جاؤ اے وارثِ کعبہ آ جاؤ

--اختر لکھنوی--

خدا کا دین اور قرآن انتظار میں ہے　　　تیرا ظہور مشیت کے اختیار میں ہے

برس رہی ہیں یہ آنکھیں تیری فرقت میں　　　اک اضطرار میرے قلبِ زار زار میں ہے

عریضہ اشکوں سے لکھا ہے میں نے اے مولا

تمام حالِ مفصل اس اختصار میں ہے

--موسیٰ شاہ رخ صاحب نے SMS کیا--

jabir.abbas@yahoo.com

توحید کی قربت میں مسیحؑ سیکھ رہا ہے — گر چہ وہ نمازی ہے مگر سیکھ رہا ہے
مہدیؑ کی امامت میں پڑھی جائے گی کیسے — عیسیٰؑ کئی صدیوں سے یہی سیکھ رہا ہے

--ڈاکٹر یاسین نے پڑھا--

مومن کی ہر صدا کو تیرا انتظار ہے
ایمان کی بقا کو تیرا انتظار ہے
پھر سجدہء حسینؑ کی حاجت ہے دین کو — آ جا کہ لاالٰہ کو تیرا انتظار ہے
سب کی یہ آرزو ہے کہ راہِ خدا ملے — لیکن خدا کی راہ کو تیرا انتظار ہے
پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے حسینؑ — ہاں اب بھی کربلا کو تیرا انتظار ہے
بے چین ذوالفقار ہے بیتاب مرتجز — عباسؑ باوفا کو تیرا انتظار ہے
تو ہی سنا سکے گا صحیح مقتلِ حسینؑ
ہر مجلسِ عزا کو تیرا انتظار ہے

--ڈاکٹر محمد ضیا عباس نے بھیجا--

یہ بات مان لیجئے تکرار کے بغیر — محشر نہ ہو گا بارھویں سرکار کے بغیر
قائمؑ یہاں سجائیں گے عباس کا علم — کعبہ بنا ہے اس لئے مینار کے بغیر

--سید احمد علی نے روانہ کیا--

ہو گی کسی کی عید کسی مہرباں کے ساتھ — نوحہ کناں ہے کوئی زمین و زماں کے ساتھ
بیٹھے ہیں راہ گذر پر اسی انتظار میں — ہم سب کی عید ہو گی امامِ زماں کے ساتھ

--سید موسیٰ شاہ رخ عرف مون صاحب نے روانہ کیا--

غربت کی وجہ سے کسی کو فقیر مت سمجھو کیونکہ اس کا رب بھی وہی ہے جو آپ کا ہے۔ وہ یہ سب اس کو عطا کر سکتا ہے۔ اور آپ سے لے بھی سکتا ہے (فرمان حضرت علیؑ)

jabir.abbas@yahoo.com

شکویٰ

امامِ وقت کا جو انتظار کرتے ہیں — رسولؐ اپنوں میں اُن کو شمار کرتے ہیں
چلے بھی آؤ امامِ زماں خدا کے لئے — کہ لوگ اب تو عقیدوں پہ وار کرتے ہیں

جوابِ شکویٰ

بھلا میں اُن کے بُلانے سے کس طرح آؤں — جو اپنے ہو کے مجھے اشک بار کرتے ہیں
اِنہیں نماز کی فرصت نہیں تعجب ہے — اذاں کے وقت بھی یہ کاروبار کرتے ہیں
تم ہی بتاؤ کیا یہ کام ٹھیک ہے نایابؔ
جو کام میرے اطاعت گزار کرتے ہیں

۔۔نایابؔ ھلوروی کا کلام موسیٰ شاہ رخ نے بھیجا۔۔

آ بھی جا پردۂ غیبت سے زمانے کے امام — تیرے لب سے تیرے جد کی کہانی سُن لیں
ہم عزاداروں کی بس آخری حسرت ہے یہی — نوحہ شبیرؑ کا ایک تیری زبانی سُن لیں

۔۔موسیٰ شاہ رخ نے بھیجا۔مدینہ منورہ۔۔

اپنے آنے کی خبر ہم کو سنائیں تو سہی — اِک جھلک رُوئے منور کی دکھائیں تو سہی
قلبِ مضطر ہتو خدا کے لئے دم بھر ٹھہر — جاں بھی ہم قدموں پہ دے دیں گے وہ آئیں تو سہی

نہیں جاتی میرے اشکوں کی طغیانی نہیں جاتی — دلِ بیتاب کی پیہم پریشانی نہیں جاتی
جھلک اب تو دکھا دیجے یہ حالت ہو گئی ہے صاحب — کہ مجھ سے اپنی صورت آپ پہچانی نہیں جاتی

-----

jabir.abbas@yahoo.com

کیوں کرم کی نظر نہیں ہوتی   صبح ہوتی ہے۔ پر نہیں ہوتی
کس قیامت کی رات ہے توبہ   مر مٹے۔ پر سحر نہیں ہوتی

شامِ غم کی سحر نہیں آتی   آئیں کب کچھ خبر نہیں آتی
دل کی بستی کچھ ایسی اُجڑی ہے   پھر سے بستی نظر نہیں آتی

خبر ہو کاش یہ اُن کو کہ چھپ جانا قیامت ہے   جھلک تک کے لئے اس طرح تڑپانا قیامت ہے
یہ پردہ جان لیوا ہے نکل آنا ارے توبہ   نہ آنا بھی قیامت ہے۔ اور آ جانا قیامت ہے

ہر گھڑی دل یہی کہتا ہے کہ اب آئیں گے   کچھ تو کہہ دیجئے اللہ کہ کب آئیں گے
منہ کو آیا ہے جگر۔ جان لبوں پر آئی   حسرتِ دید میں مر جائیں گے جب آئیں گے

آپ آ جایئے یا آپ کا یہ غم نہ رہے   ایک صورت ہے فقط تن میں مرے دم نہ رہے
آپ کا آنا نہ ہوگا وہ قیامت ہوگی   آپ اُس وقت اگر آئے جب ہم نہ رہے

اُمیدِ دید ساتھ لئے جا رہا ہوں میں   بن پڑ رہی ہے جو بھی کئے جا رہا ہوں میں
دن رات کر رہا ہوں قیامت کا انتظار   مرنے کی آرزو میں جیئے جا رہا ہوں میں

نقش فرقت میں محبت کے اُبھر جاتے ہیں   ناوکِ ہجر دلِ زار کو برماتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

ہم جدائی میں ہوئے جاتے ہیں زندہ درگور   چھپنے والے کبھی ہم بھی تجھے یاد آتے ہیں

حسرتِ دید میں عاشق تو مرے جاتے ہیں   وہ نکلتے ہی نہیں ۔ پردے سے تڑپاتے ہیں
دل کو سمجھائیں گے کہہ کہہ کے یہ آخر کب تک   دم تو لے، آئیں گے، آتے ہیں بس اب آتے ہیں

اے دلِ سوگوار کیا ہو گا   اس قدر بیقرار کیا ہوگا
وہ تو آئیں گے بس قیامت میں   حشر تک انتظار کیا ہوگا

لوگ کہتے ہیں زار رہتا ہے   مضطر و بیقرار رہتا ہے
اب نہ آئے تو میں بھی کہہ دوں گا   آپ کا انتظار رہتا ہے

وہ بلائیں ہمیں نہ آتے ہیں   کیا یہ سمجھوں کہ وہ ستاتے ہیں
جب وہ آئینگے ہم کہاں ہوں گے   وعدہء حشر پہ چھلاتے ہیں

آپ کی پردہ داریاں توبہ   ہم سے یہ بے نیازیاں توبہ
بے رُخی آپ کی معذاللہ   میری یہ بیقراریاں توبہ

دل پہ کب اختیار ہے صاحب   جان اب مجھ پہ بار ہے صاحب
عکس اشکوں میں ہی دکھا دیجے   ہر نفس انتظار ہے صاحب

jabir.abbas@yahoo.com

دلِ اُمیدوار کیا کہنا — عاشقِ بیقرار کیا کہنا
سنکے وعدے ہی وعدے آنیکے — حشر کا انتظار کیا کہنا

جان اب نذرِ ناز ہوتی ہے — ہجر سے بے نیاز ہوتی ہے
اب تو آ جایئے۔ امامِ عصرؑ — کہ قضا اب نماز ہوتی ہے

تڑپنا ہم کو آتا ہے تمہیں تڑپانا آتا ہے — تمہیں غم دینا آتا ہے ہمیں غم کھانا آتا ہے
تم اپنے فن میں یکتا ہو، ہم اپنے فن میں کامل ہیں — تمہیں چھپ جانا آتا ہے ہمیں مر جانا آتا ہے

شامِ غم کی سحر نہ ہو جائے — ہائے ہم کو خبر نہ ہو جائے
آپ کا آنا یوں قیامت ہے — عاشقوں کی نظر نہ ہو جائے

آہ گر بے اثر نہیں ہوتی — اُن کو پھر کیوں خبر نہیں ہوتی
کچھ کسر ہے ہمارے مرنے میں — پھر یہ کیا ہے سحر نہیں ہوتی

مدح امام زمانہؑ از وحید الحسن ہاشمی

کس کس کو لاؤں مدح شہِ ذی وقار میں

jabir.abbas@yahoo.com

لفظوں کی ایک فوج کھڑی ہے قطار میں

سہتا ہوں انتظار کی شدت یہ سوچ کر   عیسیٰ ؑ بھی جی رہے ہیں اسی انتظار میں

مولا اب امتیاز ہی باقی نہیں رہا   اشکوں کے تار اور گریباں کے تار میں

آہٹ بھی ان کے پاؤں کی سن لے اگر یہ دل   لگ جائیں چار چاند میرے اعتبار میں

ہم کو مٹا سکے یہ زمانے کی کیا مجال   بیٹھے ہیں ہم امام زمانؑ کی حصار میں

سب کچھ خدا نے ان کے تصرف میں دے دیا

بس اک خدا کی ذات نہیں اختیار میں

---وحیدالحسن ہاشمی---

منقبت امام زمانہ از سید حسن عباس زیدی

زندگانی کا یہ ایک شغل بنا رکھا ہے

عشق محبوب کو سینے سے لگا رکھا ہے

آج دنیا میں امام مدنی آیا ہے   جس کو آغوش میں نرجسؑ نے اٹھا رکھا ہے

اپنا دیدار ہمیں جلد دکھائیں مولا   مصلحت کیا ہے جو دیدار چھپا رکھا ہے

آرزو ہے یہ حسنؔ کی کہ ہو اس کا دیدار

جس کو اللہ نے پردے میں چھپا رکھا ہے

لشکر زمین و زماں

یہ سوچ کے سکون سے کرتا ہوں انتظار   عیسیٰ بھی منتظر ہیں محمدؐ کے لال کے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ غیب میں ہیں غیب سے انسان ہے بے خبر	جا جا کے لوٹ آئے سفینے خیال کے

آ نے تو دو امامِ زمانہ کا دور، عدل

ماضی کرے گا بات زمانے میں حال کے

---وحید الحسن ہاشمی---

منقبت امام زمانہ

از وحید الحسن ہاشمی

خوشبوئے اہل کساء پا کر جو خنداں ہو گیا	سامرہ پہنچا تو وہ غنچہ گلستاں ہو گیا

اے خدا کے دین فکرِ زندگانی تو نہ کر	اب قیامت تک تیرے جینے کا ساماں ہو گیا

یہ فقط آلِ محمدؐ کی زباں کا فیض ہے	جس گدا کو کہہ دیا سلطاں وہ سلطان ہو گیا

خونِ پیغمبر کہیں یا شیرِ زہراؑ کا اثر	ان کے لب پر جو بھی لفظ آیا وہ قرآں ہو گیا

جب نہ اس گھر میں کوئی منصب ملا جبریلؑ کو	آپ کے دروازۂ عصمت کا درباں ہو گیا

لوگ سمجھے تھے یہ وصفِ غیب ہے عیسیٰؑ پر ختم	غیب تو خود مہدیؑ دیں کا نگہباں ہو گیا

اے حسنؑ کے لعل ہم تیرے اسیرِ درد ہیں	درد بھی ایسا جو پیوستِ رگ و جاں ہو گیا

ایک تنکا تھا وہ ان کے صحنِ عرفاں کا وحید

جو ہوا کے دوش پہ تختِ سلیماں ہو گیا

پردہ رُخ روشن سے ہٹانا بھی قیامت	دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت

سنتے ہیں کہ جب آؤ گے آئیگی قیامت	آنا بھی قیامت ہے، نہ آنا بھی قیامت

--فیصل کاظمی نے بھیجا--

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رباعیات امام زمانہؑ

زمانہ ہو گیا روشن شاہِ انام آئے　　زمیں کی قدر بڑھی آسماں مقام آئے
ظہورِ قائمِ آلِ عبا مبارک ہو　　جنابِ مہدیؑ دیں بارھویں امام آئے

--- مولانا طور ---

شبرات آئی عید کا منظر لئے ہوئے　　پہلو میں نورِ صبح منور لئے ہوئے
گلزارِ سامرہ میں ہیں نرجسؑ نہال آج　　دامانِ آرزو میں گلِ تر لئے ہوئے

--- سید محمد ابن طور ---

کعبے کی زمیں کو جگانے کے لئے　　آ فطرتِ مومن کو جگانے کے لئے
چہرے سے نقاب اُٹھا سراپا احمدؐ　　اسلام کو اسلام بنانے کے لئے

ہستی کے صحیفے میں ورق چودہ ہیں　　دو باب میں حکمت میں سبق چودہ ہیں
ہیں ارض و سماوات ملا کر سب ایک　　دنیا کو دکھانے کو سبق چودہ ہیں

--- رزم رودولوی ---

امامِ عصر آئے خوش ہیں شیخ و شابِ مہ خانہ　　صدا دیتے ہوئے پھرتے ہیں یہ اربابِ میخانہ
ہوا پھر آمدِ ساقی سے وا جلد چلو رِندو　　خدا کی مصلحت سے بند تھا جو میخانہ

--- صفی ---

جہاں میں وِرثہ دارِ صاحبِ معراج آیا ہے　　حسنؑ کے گھر میں عالم کا جو ہے سرتاج آیا ہے
رہے گا حشر تک اب مذہبِ حق دہر میں قائم　　امامت ختم ہے جس پر گھر وہ آج آیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

--سید لئیق علی ہنر لکھنوی--

کس اہتمام سے محفل میں جام آتا ہے
کہ دور ختم ہے ماہِ صیام آتا ہے
خبر یہ عیسیٰؑ گردوں نشیں کو بھی دے دو
بچھائیں آ کے مصلیٰ امام آتا ہے

--مرزا جمال--

قبضہ ہے جہاں پر مالکانہ قائم
ہے جاہ و جلال خسروانہ قائم
اے حجتِ کردگار روحی بفداک
ہے آپ کے دم سے یہ زمانہ قائم

--عزیز لکھنوی--

تیرا راستہ کب سے ہم دیکھتے ہیں
تجسس میں راہِ عدم دیکھتے ہیں
نجف دیکھتے ہیں حرم دیکھتے ہیں
جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

---سید افتخار ابن طور---

پیدا ہوا شاہزادہ عشرت کدہ ہر دل ہے
کشتی ہے تمنا کی ارمانوں کا ساحل ہے
شہزادیٔ نرجس کو ہے خوفِ نگاہِ بد
اللہ یہ ماہ پارہ اخفا ہی کے قابل ہے

---مولانا اکبر مہدی سلیم جرولی---

(اپنے بچوں کیلئے جمع کی۔سید نذر عباس۔ستمبر ۲۰۰۶)

اس میں بھی نظر آنے لگا شرک یا بدعت
عرضی جو لکھی میں نے محبت کی زباں میں
لکھتے تو میاں تم بھی بہر حال عریضہ
وارث کوئی ہوتا جو تمہارا بھی جہاں میں

---مولانا سید ابوالحسن قبلہ--

jabir.abbas@yahoo.com

عشقِ حجت بنا انتظار   جانِ الفت بنا انتظار

کس قیامت کا وعدہ کیا   کیا قیامت بنا انتظار

---محمد علی وفا---

کیا جانے کیا دشمن حیدرؑ کو ہوا ہے   گونگوں سے راہِ حق کا پتہ پوچھ رہا ہے

اے گردشِ دوراں تجھے کچھ اس کا پتہ ہے   ہمراہ میرے فاطمہؑ زہرا کی دعا ہے

---محمد علی وفا---

دونوں کی نگاہوں میں فرقت کے گِلے ہوں گے   ہاتھوں میں تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے

کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو   جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

---محمد علی وفا---

آج آغوشِ نرجسؑ میں کون آ گیا   آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

جشنِ قائم مناؤ ذرا مومنین   آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

کیسی اتراتی پھرتی ہے بادِ صبا   صحنِ گلشن میں سبزہ لہکنے لگا

ہر کلی کی زباں پہ ہے صلے علیٰ   آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

نیمہ ماہ شعبان مبارک تمہیں   مھدیٔ دیں کا آنا مبارک تمہیں

المھدی سنٹر میں آج یہ محفل سجی   کیوں نہ ہو جاں نثاروں کو بے حد خوشی

آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

------

jabir.abbas@yahoo.com

باقی یہ نظامِ دوسرا ہے کہ نہیں ہے
جب ہے تو کوئی وجہِ بقا ہے کہ نہیں

دیکھو تو ذرا غور سے ہر غنچہ و گل کو — اس جلوہ غائب کا پتہ ہے کہ نہیں ہے
غائب پہ عقیدہ جو تو رکھتا نہیں غافل — غائب ہے خدا بول خدا ہے کہ نہیں ہے
پردے میں ہے شمشیر بکف وارثِ شبیرؑ — اے منکرو کچھ تم کو پتہ ہے کہ نہیں ہے
سونے دو جگاؤ نہ نکیرین پکارے — یہ دیکھ لو بس خاکِ شفا ہے کہ نہیں ہے

جکڑا ہے یزید آج بھی لعنت کی رسن میں
انجام برائی کا برا ہے کہ نہیں ہے

﴿اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا سید نزر عباس۔ ستمبر ۲۰۰۶ م﴾

صحیح کو صحیح غلط کو غلط صدا لکھو — قدم اُٹھاؤ کبھی صاف کر کے قلم لکھو
ہماری عرضیاں لکھنے پہ کیوں خفا ہو بھلا — تمہارا بھی کوئی زندہ ہو تو اسے لکھو

۔۔شوکت رضا شوکتؔ۔۔

ولیِ عصرؑ سا ہم حکمران رکھتے ہیں — ہم اک جہان میں سارا جہان رکھتے ہیں
وہ جب بھی آئیں ہمارے ہی پاس آئیں گے — کہ ہم گھروں پہ علم کا نشان رکھتے ہیں

۔۔۔الحاج ریاض حسینؑ نے پڑھا۔۔۔

آرزوؤں کے چمن دل میں کھلائے رکھنا
اپنی نظروں کو سوئے کعبہ جھکائے رکھنا
آرہے ہیں ابھی آجائیں گے آتے ہوں گے — آس کے دیپ نگاہوں میں جلائے رکھنا

jabir.abbas@yahoo.com

باغ زہراؑ کے ہر اک پھول کی اپنی ہے مہک   گل نرجسؑ کی مہک دل میں بسائے رکھنا

وہ اس شرط پہ آئیں گے ہمارے گھر

اپنے گھر کا عزاخانہ سجائے رکھنا

---علامہ حسن ظفر کا کلام---

درود زندہ ہے اپنا سلام زندہ ہے   خدا کے بعد محمدؐ کا نام زندہ ہے

کسی کے پاس تو مردہ بھی اب نہیں باقی   ہمیں ہے ناز ہمارا امام باقی ہے

(المرسلہ۔ شفق صائم رضا)

ہم ملنگوں کے ولی جلوہ دکھانے آجا   اس زمانے کے علیؑ جلوہ دکھانے آجا

منتظر پاک نبیؐ کعبہ و قرآن خدا   کہہ رہے ہیں سبھی جلوہ دکھانے آجا

جشن قائم ہے جہاں اپنی عبادت کے لئے

ہم جیے جاتے ہیں بس تیری زیارت کے لئے

آج کی رات جلوہ دکھانے آجا

--المرسلہ سید احمد علی--

سوالِ اجرِ رسالت مابؐ ہونا ہے   منافقت کو ابھی بے نقاب ہونا ہے

علیؑ کا پوتا زمانے میں آنے والا ہے   ابھی تو باغِ فدک کا حساب ہونا ہے

(المرسلہ۔سید احمد علی صاحب)

امام زمانہؑ نے فرمایا

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے پیار نہیں ہے   فریاد تمہاری کوئی بے کار نہیں ہے

سن کر تڑپ جاتا ہوں پکار تمہاری   آنے سے اگرچہ مجھے انکار نہیں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

(المرسلہ۔موسیٰ شاہ رخ مون صاحب)

اے خاکِ مدینہ تیری گلیوں میں ابھی تک ہم سبطِ پیمبرؑ کی لحد ڈھونڈ رہے ہیں
چھپے ہوئے قاتل کو ہم جانتے ہیں ضرور جنت البقیع کب آباد کریں گے
مھدیؑ کو ہم اس لئے ڈھونڈ رہے ہیں
---سلیمان شیروی---

امام زمانہؑ کے حضور ریحان اعظمی کا کلام

نورِ جمال فاتح خیبر لئے ہوئے
وہ آرہے ہیں علم کا دفتر لئے ہوئے
کاغذ کی ناؤ میرے عریضے کو مت سمجھ لہریں چلی ہیں میرا مقدر لئے ہوئے
اے چاند عسکریؑ کے میری سمت دیکھ لے
بیٹھا ہوا ہوں آنسوؤں کا سمندر لئے ہوئے
اب اپنی انتہا سے گزرتا ہے انتظار جب تک پھروں میں ضبط کا پتھر لئے ہوئے
کرتا نہیں ہے کوئی قیامت کا انتظار
ہم خوش ہیں آپ آیئے محشر لئے ہوئے
سودا تمہارے عشق کا ہے سر میں اسطرح جیسے صدف ہو قلب میں گوہر لئے ہوئے
اور یہ انتظار ہے گلِ نرگسؑ کھلے گا کب؟
اب آبھی جاؤ خوئے پیمبرؐ لئے ہوئے
قاتل تمہارے جد کے ستانے لگے ہمیں آجاؤ اب تو حیدری تیور لئے ہوئے
ریحانؔ العجل کی صدا گونجتی رہے

jabir.abbas@yahoo.com

وہ آ رہے ہیں مرضیِ داور لئے ہوئے

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ ہوں اُبھرا ہوں سمندر کی طرح

۔۔المرسلہ عطا عباس کینیڈا۔۔

مشکل قدم قدم پہ ہے راہِ حیات میں مشکل کا سامنا ہے یہاں بات بات میں
لیکن جو بات بات میں مشکل کو حل کرے ایسا کوئی ضرور ہے کائنات میں

(از سردآر نقوی)

مولا موالیوں کے مقدر سنوار دو دل اپنا بے قرار ہے اس کو قرار دو

ہر سُو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں مولا تیری شدید ضرورت ہے اِن دنوں

یہ چودہ ہیں تو الٰہی نظام قائم ہے ان ہی کے نام سے خالق کا نام زندہ ہے
منا کے جشن بتاتے ہیں ہم زمانے کو ہم ہی وہ لوگ جن کا امام زندہ ہے

۔۔ذوالفقار حیدر نے بھیجا۔۔

عبد و معبود کی الفت کا وسیلہ لکھ دو عشق کا سارے مراحل کو وظیفہ لکھ دو
جب بھی مشکل میں پڑو نادِ علیؑ کے ہمراہ مہدیؑ دیں کی خدمت میں عریضہ لکھ دو

۔۔شاداب نے لکھنو سے بھیجا۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

رسولِؐ پاک کے قائم مقام کو ڈھونڈو امامِ عصر علیہ السلام کو ڈھونڈو
ہر ایک سمت اندھیرا ہے اب زمانے میں علیؑ کی نسل کے ماہ تمام کو ڈھونڈو

ہر ایک فرد ہے بےچین ہر بشر بے کل قدم قدم پہ اجل ہے گلی گلی مقتل
جوانِ بلاؤں کو ٹالے اُسے تلاش کرو سکون جس سے ملے اس نظام کو ڈھونڈو

اکھڑ چلی ہے اگر سانس دردِ فرقت میں عریضہ بھیج کے دیکھو تو ان کی خدمت میں
ملے گی بارِ دگر زندگی خدا کی قسم اٹھو نبیؐ کے مدار الہام کو ڈھونڈو

اللہ وہ بھی وقت زمانے میں لائے گا ڈھونڈے سے بھی نشان نہ باطل کا پائے گا
خاموش اس طرح جو رہے گی کتابِ حق دنیا میں بولتا ہوا قرآن آئے گا

--استاد قمر جلالوی--

امامِ آخری بن کے محمدؐ کا پیام آیا جہاں میں چودھویں شعبان کا ماہِ تمام آیا
ہدایت کے بندوں کی دنیا میں رسول آئے رسولوں کی ہدایت کیلئے میرا امام آیا

زندگی ہم نے یوں گزاری ہے لحظہ لحظہ تجھے صدا دی ہے
فاصلے دور ہوتے جاتے ہیں کون سے جرم کی سزا دی ہے

غم زدو کا پیام لے مولا دل سے دل کا پیام لے مولا
ظلم و کفر سے اب رہائی ہو دستِ اُمت کہ تھام لے مولا

-----

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رنگ آفاق کا نرالا کر　　پھر سے آفاق میں اُجالا کر

اے امامِ زماں زمانے میں　　پرچمِ حق کا بول بالا کر

مولا! کب کہاں کس کی دعاؤں کے سبب آؤ گے　　کس گھڑی اے میری اُمید کے رب آؤ گے

کچھ تو بینائی بڑھے چشمِ تمنا کی حضور　　یہ بتانے ہی چلے آؤ کہ کب آؤ گے

نسلِ ستم ہے درپۂ آزار اب تو آ　　پھر کھل رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ

کعبے پہ ہے ظلم کی یلغار اب تو آ　　دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اُڑان دے

آ اے امامِ عصر حرم میں اذان دے

ابھی جہاں میں محمدؐ کا نام باقی ہے　　حق کا نور وہ ماہِ تمام باقی ہے

اک انقلابِ خمینی پہ ہو گئے حیران　　ارے ابھی تو ظہورِ امام باقی ہے

باقی جہاں ہے اب تلک جن کے وجود سے　　وہ یوسفِ زھراؑ فرزندِ نور ہے

ساحل مجھے معلوم ہے وہ ہیں یہیں کہیں　　ہو جائے مجھ سے دور جو آنکھوں میں دھول ہے

اس آسرے پہ دلِ بیقرار زندہ ہے　　کوئی تو عاشقوں کا اُمیدوار زندہ ہے

غمِ حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو　　ابھی حسینؑ کا اک سوگوار زندہ ہے

-----

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

کاش یہ رازِ نہاں ظاہر ہو جائے اور یہ صبر طلب وقت بھی آخر ہو جائے

آ کروں ذکر کوئی ایسا تیری بزم میں آج مثلِ فردوس بریں بزم یہ طاہر ہو جائے

ہم ظہورِ رخِ روشن کے سوالی ٹھہرے

جلد از جلد ظہورِ شہ آخر ہو جائے

گلے ملو سب درود پڑھ کر حسد کی دیوار توڑ ڈالو

دلوں میں بغض و حسد رہا تو حسینؑ کا غم کہاں رہے گا

لبوں پہ غیبت، دلوں میں نفرت، فریبی آنکھیں، مکان غصبی

بُلا رہے ہو جسے بتاؤ وہ آ گیا تو کہاں رہے گا

---رضا سرسوی---

jabir.abbas@yahoo.com

قائم ہے جس کی دل میں حکومت تم ہی تو ہو مولا خدا کی آخری حجت تم ہی تو ہو

تیرے سوا وہ کون ہے اے بارہویں علیؑ جس کے لئے رکی ہے قیامت تم ہی تو ہو

اے عسکریؑ کے چاند محمدؐ کی آرزو

قائم ہے جس کے دم سے امامت تم ہی تو ہو

میرے مولا آؤ کہ مدت ہوئی ہے ستم ظالموں کے اُٹھائے اُٹھائے

تیرے دشمنوں کی گزرتی ہیں نسلیں تیرے دوستوں کو ستائے ستائے

قائمِ آلِ محمدؐ کا قصیدہ لکھیں   آیئے بارہویں حیدرؑ کا عریضہ لکھیں
کاغذی ناؤ عریضے کو بنا کر بھیجیں   اشک کی مُہر عریضے پہ لگا کر بھیجیں

اے میرے مظہرِ دیں مظہرِ خالق آ جا   صدق کی اب ہے ضرورت اے میرے صادق آ جا
لوگ ثامت کو سمجھ بیٹھے ہیں کافی مولا   پردہء غیبت کو اٹھا کر میرے ناطق آ جا

سحر قریب اندھیروں کو دور ہونا ہے   ذلیل دشمنِ دیں کو ضرور ہونا ہے
بتا رہی ہیں یہ تبدیلیاں زمانے کی   کسی ولی کا یقیناً ظہور ہونا ہے

یارب امام عصر کی زیارت نصیب ہو   مجھ کو بھی پنجتن کی زیارت نصیب ہو
مولا کی طرح عبادت میں شہادت نصیب   ذکرِ غمِ حسینؑ میں راحت نصیب ہو
سجدوں کے نشاں میری کندہ جبیں پہ رہے
قبر نہ سہی پر روح جنت البقیع میں رہے

مومن کی ہر صدا کو تیرا انتظار ہے   ایمان کی بقا کو تیرا انتظار ہے
پھر سجدہء حسینؑ کی ضرورت ہے دین کو   آ جا کہ لا الٰہ کو تیرا انتظار ہے
پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے حسینؑ   ہاں اب بھی کربلا کو تیرا انتظار ہے
تو ہی سنا سکے گا صحیح مقتلِ حسینؑ
ہر مجلسِ عزا کو تیرا انتظار ہے

jabir.abbas@yahoo.com

اے دل و جانِ نبیؐ رخ سے اُٹھا دے پردہ
آج توکل سے زیادہ ہے ضرورت تیری
کر کے قائم جسے دنیا سے گئے روح اللہ
اس ولایت میں جھلکتی ہے ولایت تیری

--فیاض مہدی--

تمہارے ہجر کو وہ انتہا نہ کہہ بیٹھیں
کہیں جنابؑ کو وحدت سرا نہ کہہ بیٹھیں
وجود رکھتے ہوئے بھی دکھائی دیتے نہیں
اے مولا بندے تجھ ہی کو خدا نہ کہہ بیٹھیں

کربلا دے رہی ہے مسلسل صدا
منتظر جانے کب سے ہے اہلِ وِلا
جلد ہو اب ظہورِ امامِ زماں
اے خدا ہے یہی آرزوِ وفا

ابھی تو ظلم کا قصہ تمام ہونا ہے
حسینیت کو ابھی گام گام ہونا ہے
جو ہو رہا ہے ستم اس کی شام ہونا ہے
کرو نہ فکر ظہورِ امام ہونا ہے

اتنی بس حکایتِ عہدِ زمانہ ہے
حجت خدا کی اصل ہے باقی فسانہ ہے
غیروں نے جو امام بنائے تھے چل بسے
زندہ فقط ہمارا امام زمانہ ہے

درود زندہ اپنا سلام زندہ ہے
خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام زندہ ہے
تمہارا تو کوئی مرہ بھی اب نہیں کوئی
ہمیں ہے فخر ہمارا امام زندہ ہے

-----

jabir.abbas@yahoo.com

سو بار خیال نے سوچا اور سو بار خیال خیال رہا   ادراک رسائی کر نہ سکا اپنوں سے بھی پردہ ہوتا ہے

ہم مست ملنگ حلالی ہیں سرکار کے خاص موالی ہیں   پردہ تو ہٹا جلوہ تو دکھا اپنوں سے بھی پردہ ہوتا ہے

---شوکت رضا شوکت---

دل و اذہان عداوت سے بھرے جاتے ہیں   آج کی رات وہ بے دین دہرے جاتے ہیں

یہ بھی کیا جلوہ نمائی ہے میرے مولا کی   وہ جئے جاتے ہیں ہم اُن پہ مرے جاتے ہیں

---شوکت رضا شوکت---

صحیح یہ ہے کہ غلط کو صدا غلط لکھو   قلم اُٹھاؤ کبھی صاف کر کے خط لکھو

ہمارے عرضیان لکھنے سے کیوں ہو بھلا   تمہارا بھی کوئی زندہ ہو اُس کو خط لکھو

---شوکت رضا شوکت---

اضطراب قلب جو بھی ہو وہی لکھا کرو   چشم کے ایوان کی حالت سب ہی لکھا کرو

اپنا کیا لکھنا وہ کس بات سے ہیں بے خبر   آپ کیسے ہیں کب آئیں گے یہی لکھا کرو

---شوکت رضا شوکت---

کہتے ہیں جو نظر نہیں آتا اُسے ہم نہیں مانیں گے!

سرِ عرش بریں نوری محلہ تو نے دیکھا ہے   شبِ معراج سرور کا مصلّٰی تو نے دیکھا ہے

اور میرا مولا دکھائی نہیں دیتا تو پھر کیا ہے   جسے تو سجدہ کرتا ہے وہ اللہ تو نے دیکھا ہے

---شوکت رضا شوکت---

jabir.abbas@yahoo.com

آجا کہ تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

کچھ دن لگے ہیں سلطنتِ دل بجھی بجھی ہر کاروانِ عشق کی منزل بجھی بجھی
تیرے بغیر لگتی ہے محفل بجھی بجھی تو ہے تو حیاتِ بشر کو دوام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

ساقی تو آ کے دیکھ کبھی میکدے کا حال بگڑے ہوئے ہیں نوری تمدن کے خدوخال
کرتا بھی کون میکشوں رندوں کی دیکھ بھال سلمانؓ ہے نہ بوذرؓ و قنبرؓ نہ بلالؓ
تو جو نہیں تو بکھرا ہوا نظام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

تو آ نہیں رہا یہ تیرے اپنے رنگ ہیں ہم لانسب ہجوم کے طعنوں سے تنگ ہیں
ہر رنگ کے یزید سے مصروفِ جنگ ہیں تو جانتا ہے تیری گلی کے ملنگ ہیں
جو بھی حلال زادہ ہے تیرا غلام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

جنت میں نوریوں کا محلہ اداس ہے پشتِ نبیؐ پہ تیرا مصلیٰ اداس ہے
کچھ دن سے وہ کربلائے معلیٰ اداس ہے تیری قسم تیرے لئے اللہ اداس ہے
بس تیرا انتظار ہی شیعوں کا کام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

آ اس طرح کہ مرکزِ احساس ساتھ ہو صدیوں سے جس کی تیغ کو ہے پیاس ساتھ ہو
کرار کے جلال کا عکاس ساتھ ہو لینا ہے انتقام تو عباسؑ ساتھ ہو
تلوار ابھی اس کے پاس بے نیام ہے
آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

۱۵ شعبان شبِ برات

لو آج اس نظم کا عنوان ہے قائم — قائم کے وسیلے ہی سے قرآن قائم
اس دور کی توحید کی پہچان ہے قائم — انسان کے پیکر ہی میں یزدان ہے قائم
یہ سچ ہے کہ تم نے جسے ابھی تک نہیں مانا
قائم کے سراپا سے ہی قائم ہے زمانہ

جب چودھویں شب چاند چڑھا اپنی پھبن میں — ایک نور کا اعلان تھا ہر اک کرن میں
نازل ہوا یہ حُسنِ خدا زمیں پہ تو ہوئی عید عدن میں — نازل ہوا یہ بہ حکمِ خدا صحنِ حسنؑ میں
یہ حُسن زمانہ میں عجب رنگ بھرے گا
اس کا منکر بھی جو ہوا عید کرے گا

عسکریؑ ھاتھوں پہ ہے معصوم۔ اللہ کہتا ہے
یہ فرش پہ اُترا ہے مگر عرش نشیں ہے — حد ہوگئی بے دل کے مکیں کے دل کا مکیں ہے
یہ اتنا حسیں اتنا حسیں اتنا حسیں ہے — خود میرے خزانوں میں اس جیسا نہیں ہے
سب اس کے ہم سر اس کے بدن میں اُتر آئیں
چاہوں تو ہوں ایک تو ۱۴ چودہ نظر آئیں

یہ رخِ روشن ہے سبو شمس و قمر سے — دنیا اسے ترسا ہے کرے دیدہء تر سے
اس حسن کو بچانا ہے دنیا کی نظر سے — دنیا کہیں ڈھونڈ نکالے نہ اسے گھر سے
غائب ہوں تو غائب بنا لیتا ہوں اِس کو
میں اپنے ہی پردوں میں چھپا لیتا اس کو

ہے میرا ہی اظہار نہاں تو عیاں بھی — صدیوں کا بھی ہو جائے رہے گا یہ جوان بھی
بولے گا تو مخلوقِ خدا کام کرے گی — حد ہے کہ قیامت بھی اسے ڈھونڈا کرے گی
ھر دور میں اس کو پکاریں گے حجازی — جیتے گا اسلام کی ہاری ہوئی بازی
راہ دیکھتا رہ جائے گا عیسیٰؑ سا نمازی — طے ہو گیا اس کا علمدار ہے غازیؑ
پردے میں رہے گا تو ستار لگے گا
تلوار اٹھائے گا تو کرار لگے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دشمن ہو فلک پہ تو بلا لے گا زمیں پہ — مُردوں کو بھی قبروں سے نکالے گا زمیں پر
جب چاہے اپنے خزانوں کو نکالے گا زمیں پر — پھر اپنے ملنگوں کو بھی پالے گا زمیں پر
زہراؑ کے عدو کو کہیں جانے نہیں دے گا
دادی کا نمک غیر کو کھانے نہیں دے گا

۔۔شوکت رضا شوکت۔۔

رضاؔ یہ سوچ کے ہر پل گزارو زندگانی کا — امامِ وقت کی کس دن نقاب اُلٹ جائے

۔۔رضاؔ سرسوی۔۔

پھر زمانے کو حیدرؑ کا ثانی چاہیئے — وقت کہتا ہے دعاؤں میں روانی چاہیئے
آؤ ہم سب روضۂ عباسؑ پر چل کر کہیں — جل رہی ہے ساری دنیا تھوڑا پانی چاہیئے
پنجتن کا واسطہ دیتا ہوں اے پروردگار — بھیج دے اُن کو زمانے کو ہے جن کا انتظار
جن کے آنے سے پکارے گا جہان بے اختیار
لافتیٰ الا علیؑ : لا سیف الا ذوالفقار

سحر قریب ہے اندھیروں کو دور رہنا ہے — اور ذلیل دشمن دیں کو ضرور ہونا ہے
بتا رہی ہیں تبدیلیاں زمانے کی — یقیناً کسی ولی کا ظہور ہونا ہے

ہے عزمِ خلیلؑ سانسوں میں شعلوں میں پھول کھلا دیں گے
ہاتھوں میں نہاں زورِ علیؑ خیبر کا سماں دکھلا دیں گے
عباسؑ دلاور کے وارث ہر ایک کی پیاس بجھا دیں گے
یہ نسل و ملک و رنگ و وطن کی سب دیوار گرا دیں گے
اس وقت فضائے عالم پر بس ایک علم لہرائے گا
سب ٹاٹھ پڑا رہ جائے گا جب آنے والا آئے گا

-----

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مچھلیاں رہتی ہیں پانی میں بس یہ اک راز ہے　　راز کھلنے کے تصور سے بھی ڈر جاتی ہیں
اِن کو کرنا ہے امامت کے مصلے کا طواف　　ہو کے پانی سے جدا اس لئے مر جاتی ہیں

---روشن ضمیر---

فخرِ آفتاب آئے گا اور رشکِ ماہتاب آئے گا　　ہوں گے گل سب دیئے جب وہ بے نقاب آئے گا
کیوں نہیں دیا میرا جواب یہ سمجھ گیا ہوں راز میں　　میرے خط کا بن کے خود ہی وہ ایک دن جواب آئے گا
ظلم تھرائے گا عید ہو گی ہمارے گھر میں
جس گھڑی حیدرؑ کرار کا لال آئے گا

---عمر زخمی---

یہ عریضوں کی قطاریں نہیں دریاؤں میں　　ایسا لگتا ہے محبوں کا سفر جاری ہے
میری تحریر زیارت کا وسیلہ بن جائے　　آج مولا سے ملاقات کی تیاری ہے

---عمر زخمی---

آ بھی جا پردہء غیبت سے زمانے کے امام　　تیرے منہ سے بھی تیرے جد کی کہانی سن لیں
ہم عزاداروں کی بس آخری حسرت ہے یہی　　نوحہ شبیرؑ کا ایک تیری زبانی سن لیں

---وفا---

عریضہ با حضورِ امام زمانہؑ

جذبہء الفتِ سرکار میں خط لکھا ہے
ایک شہنشاہ کو نادار نے خط لکھا ہے

اس لئے اشکوں سے لکھا کہ یہ ظاہر ہو　　شاہِ ولا کے عزادار نے خط لکھا ہے
وارثِ اصغرؑ بے شیر تجھے کعبے کی　　مسکراتی ہوئی دیوار نے خط لکھا ہے
لبِ سجادؑ پہ تجدیدِ تبسم کے لئے　　جذبہء حضرتِ مختار نے خط لکھا ہے
اپنے اجداد کے پرچم کو سنبھالو آکر　　کٹے ہاتھوں سے علمدارؑ نے خط لکھا ہے
دل سے یہ عزت و توقیر مبارک ہو حبیبؒ
آپ کو سیدِ ابرار نے خط لکھا ہے

jabirabbas@yahoo.com

--بلال کاظمی--

تراب سے تو مسلسل اناج اُگتا ہے　　بشر بشر اُسے ہر صبح و شام کھاتا ہے
جو منتظر نہیں شوکت ظہور مہدیؑ کا　　قسم خدا کی وہ رزقِ حرام کھاتا ہے

--شوکت رضا شوکت--

پردہ رخ روشن سے ہٹانا بھی قیامت　　دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت
جب تک وہ نہ آئیں گے نہ آئے گی قیامت　　آنا بھی قیامت ہے نہ آنا بھی قیامت

--شوکت رضا شوکت--

مومن کی ہر صدا کو تیرا انتظار ہے　　ایمان کی بقا کو تیرا انتظار ہے
پھر سجدہ حسینؑ کی حاجت ہے دین کو　　آجا کہ لا الہ کو تیرا انتظار ہے
پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے حسینؑ　　ہاں اب بھی کربلا کو تیرا انتظار ہے
بے چین ذوالفقار ہے بیتاب مرتجز　　عباسؑ باوفا کو تیرا انتظار ہے

--شوکت رضا شوکت--

پیشوائی کے لئے رحمتِ باری آئی　　روح کونین پہ نقش گزاری آئی
زندگی کی میرے کان میں آئی یہ صدا　　قائمِ آلِ محمدؐ کی سواری آئی

--ایک ذاکر نے پڑھا--

دلوں میں نقشِ محبت جلائے بیٹھے ہیں　　اور تخلیات کی دنیا پہ چھائے بیٹھے ہیں
یہ پردہ خوب ہے پردہ کہ پردے پردے میں　　وہ زمانہ بھر کو اپنا بنائے بیٹھے ہیں

--ایک ذاکر نے پڑھا--

عسکریؑ کے لال کیوں جلوہ دکھاتے نہیں　　اے میرے پردہ نشیں کیوں سامنے آتے نہیں
چاند پہلی کا مشکل سے نظر آتا ہے حضور　　چودھویں کا چاند ہو پھر بھی نظر آتے نہیں

--ایک ذاکر نے پڑھا--

میرے لفظوں کی توقیر بڑھانے آجا　　ہم ملنگوں کے مقدر کو جگانے آجا
تیری مرضی ہے تو جب پردہ ہٹائے لیکن　　آج کی رات میرا جشن منانے آجا

--شوکت رضا شوکت--

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے امامِ زماں آپ کا منتظر ہے جہاں آج ہو جائے ختم فاطمہؑ زہرا کا انتظار
اے وقت کے حسینؑ آ جاؤ ایک بار بس ایک بار ایک بار بس ایک بار

قائم ہے جس کی دل پہ حکومت تم ہی تو ہو مولا خدا کی آخری حجت تم ہی تو ہو
تیرے سوا وہ کون ہے اے بارھویں امام جس کے لئے رکی ہے قیامت تم ہی تو ہو
اے عسکریؑ کے چاند محمدؐ کی آرزو
قائم ہے جسکے دم سے امامت تم ہی تو ہو

قائمِ آلِ محمدؐ کا قصیدہ لکھیں آیئے بارھویں حیدرؑ کا عریضہ لکھیں
کاغذی ناؤ عریضہ کو بنا کر بھیجیں اشک کی مہر لفافے پہ لگا کر بھیجیں

اے میرے مظہرِ دیں مظہرِ خالق آ جا صدق کی اب ہے ضرورت میرے صادق آ جا
لوگ ثامت کو سمجھ بیٹھے ہیں کافی مولا پردہ غیبت کا اُٹھا کے میرے ناطق آ جا

پیاس کی ہمت ٹوٹ گئی مگر پیاسا باقی ہے
اب بھی اُن کے نام کا دریا ہر آنکھ میں باقی ہے
یزید نے مٹانے کی کوشش کی تھی بہت مگر دیکھو آج بھی دنیا میں حسینیت باقی ہے
جس کی نسل کشی کی خاطر تم نے لڑی کتنی جنگیں
دیکھ آج بھی غیبت میں اُس کا بیٹا باقی ہے
کتنے محسن اور نصرت روز تم نے قتل کئے کون رکا کون ڈرا ھمارا جذبہ باقی ہے

توحید کی قربت میں مسیح سیکھ رہا ہے گرچہ وہ نمازی ہے ابھی سیکھ رہا ہے
مہدیؑ کی اطاعت میں پڑھی جائے گی کیسے عیسیٰؑ کئی صدیوں سے یہی سیکھ رہا ہے

-----

jabir.abbas@yahoo.com

عبادتوں کا میری انتظام ہو جائے   عقیدتوں کا بھی کچھ اہتمام ہو جائے
بھٹک رہے ہو اندھیروں میں روشنی کے لئے   دعا کرو کہ ظہور امام ہو جائے

سلام کرنے شریعت کا کل نظام آیا   خدا کے دیں کے لئے شکر کا مقام آیا
نہیں اب کسی ہادی کی ضرورت دین کو   مبارک آج بارہواں امام آیا

اتنی سی فقط حکایتِ عہد زمانہ ہے   حجت خدا کی اصل ہے باقی فسانہ ہے
غیروں نے جو امام بنائے تھے چل بسے   زندہ فقط ہمارا امام زمانہ ہے

درود زندہ ہے اپنا سلام زندہ ہے   خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام زندہ ہے
تمہارا تو کوئی مردہ بھی اب نہیں کوئی   ہمیں ہے فخر ہمارا امام زندہ ہے

اسی آسرے پہ دل بے قرار زندہ ہے   کوئی تو اشکوں کا امیدوار زندہ ہے
غمِ حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو   ابھی حسینؑ کا اک سوگوار زندہ ہے

اپنے گھر میں انہیں بلانا ہے   جن کے صدقے میں یہ زمانہ ہے
جب میرے گھر میں ہوں پنجتن مہماں   کیسے کہہ دوں غریب خانہ ہے

بن کر حسینؑ آیئے یا صاحب الزماں   اب تو نقاب اُٹھایئے یا صاحب الزماں

دیدار کرا دو اے یوسفِ زہراؑ مجھے دیدار کرا دو   تڑپاؤ نہ پردہِ غیبت کو اُٹھا دو
فرقت میں کڑے وقت گزارتے ہیں جو لوگ   ہر روز نئے فتنے ابھارتے ہیں لوگ
ہم تشنۂ دیدار ہیں جلوہ تو دکھا دو
تڑپاؤ نہ پردۂ غیبت کو اٹھا دو

jabir.abbas@yahoo.com

ہر رات ابنِ حیدرؑ و زہراؑ کی یاد ہو — ہر دن ظہورِ ولیؑ و آقا کی آس ہو
ایک اور عید آگئی مولا نہیں آئے — بس یہ خیال درد و الم ساتھ ساتھ ہو

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے پیار نہیں ہے — فریاد تمہاری کوئی بیکار نہیں ہے
سنتا ہوں تڑپتا ہوں مگر مجبور ہوں میں بھی — آنے سے اگرچہ مجھے انکار نہیں ہے
میں آج ہی آجاؤں مجھے عار نہیں ہے
لیکن میرا لشکر ابھی تیار نہیں ہے

یہ چودہ ۱۴ ہیں تو الٰہی نظام زندہ ہے — ان ہی نام سے خالق کا نام زندہ ہے
منا کے جشن بتاتے ہیں ہم زمانے کو — ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کا امام زندہ ہے

منتظر ہم ہی نہیں منتظر ہیں فاطمہؑ — اب بھی بیت الحزن میں رو رہی ہیں فاطمہؑ
روکنے بی بی کے آنسو بھی جاؤ جلد امامؑ — قاتلِ محسن کو اپنے ہاتھ سے دینے سزا

علیؑ کے لال سے حق کا نظام باقی ہے — امامؑ ہیں تو یہ سارا نظام باقی ہے
نہ اپنے زور پہ اتنا اچھل اے منکر — علیؑ کے گھر کا ابھی ایک امام باقی ہے

-----

jabir.abbas@yahoo.com

مجھ سے میرا امامؑ بہت دور دور ہے　　اعمال ہیں برے میرے میرا قصور ہے
تقویٰ نہیں ہے ہم میں حقیقت ہے دوستو　　کیسے ملے وہ ہم سے؟ وہ اللہ کا نور ہے

اک اور برس بیت گیا عمر رواں کا　　کچھ دیر حساب آؤ کریں سود و زیاں کا
سب مل کے دعا مانگو نئے سال میں ہم کو　　دیدار کرا دے خدا ھادیء زماں کا

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا　　جب بھی وعدہ جانِ زہراؑ کا ادا ہو جائے گا
طور کے بدلے چال ہیں جانب کعبہ کلیم　　دل یہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائے گا

--ذیشان حیدر جوادی--

سن لیں وہ جن کے لئے ذکرِ علیؑ بار ہے　　آج بھی پردے میں اک حیدرؑ کرار ہے
اس کو سب کی خبر، رکھتا ہے سب پر نظر　　کون ہے غدار اور کون وفادار ہے
منکر اشکِ عزاء سوچ بس اتنا ذرا
غیب میں بیٹھا ہے جو وہ بھی عزادار ہے

--نایاب ہلوروی--

وہ جس نے آبروئے احمدؐ مختار رکھی ہے　　اُس نے مٹھیوں میں وقت کی رفتار رکھی ہے
اگر مفہومِ غیبت کو سمجھنا ہے تو یوں سمجھو　　غلافِ صبر میں عباسؑ کی تلوار رکھی ہے

--نایاب ہلوروی--

سوال اجرِ رسالت مآبؐ ہونا ہے　　منافقت کو ابھی بے نقاب ہونا ہے
علیؑ کا بیٹا زمانے میں آنے والا ہے　　ابھی تو باغِ فدک کا حساب ہونا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

جلی کی عظمت کے زین آجا۔ولی بِدر و حنین آجا رسولؐ دل کے قرار آجا۔بتولؑ آنکھوں کے چین آجا

کبھی کراچی کبھی کوئٹہ۔قدم قدم کربلا بنی ہے یزیدیت جنگ کر رہی ہے اے حجاب والے حسینؑ آجا

۔۔شوکت رضا شوکتؔ۔۔

مولا ویسے تو محبت ہے مجھے موت سے لیکن زندہ ہوں فقط میں غمِ شبیرؑ کی خاطر

اکبر میری ماں یہی احسان ہے مجھ پر پالا جو مجھے ماتمِ شبیرؑ کی خاطر

مولا ظہور غیبت کبریٰ سے کیجئے ہم مومنوں کو شرفِ زیارت بھی دیجئے

شمشیر حیدری لئے دلدل پہ بیٹھ کر ہر دشمن حسینؑ سے بدلا بھی لیجئے

صحیح کو صحیح غلط کو غلط لکھو جب بھی اٹھاؤ قلم ہمیشہ حق لکھو

ہمارے عریضوں سے کیوں پریشان ہو تمہارا بھی کوئی زندہ ہو تو اسکو خط لکھو

عدل کی پیاس زمیں کو بھی ہے زماں کو بھی اُمیدِ دید ہے کمسن کو بھی جواں کو بھی

طلب تیری فقط ہمیں ہی نہیں ہے یا مہدیؑ خدا کے دین کو تفسیر کو قرآں کو بھی

نگاہیں تھک چکیں آجایئے نظر مولاؑ

تلاش میں تیری مریمؑ کا ہے پسر مولاؑ

-----

jabir.abbas@yahoo.com

اکیسویں صدی میں بھی یہ اہتمام ہے

اس بارھویں امامؑ پہ میرا سلام ہے

کوئی نشے میں چُور کوئی تشنہ کام ہے سرکار اپنی مؤدت کا جام ہے

جنکے دلوں میں آپ کی اُلفت ہے موجزن

اُن مومنوں پہ آتش دوزخ حرام ہے

ہراک قدم ہے گرچہ مصائب کا سامنا تاہم سکوں نواز فقط ایک نام ہے

مجھ سے گنہ گار کا کیا کم ہے یہ شرف

میرا امام مہدی علیہ السلام ہے

۔۔ناصر زیدی۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

قبولیت کی آپ پہ برسات ہو خوشیوں سے آپ کی ملاقات ہو

کوئی ادھوری نہ رہے دعا آپ کی ایسی مبارک یہ آنے والی شبِ براءت ہو

۔۔نیہا بیٹی نے لکھوایا۔۔

کھل جائے گا جب شاہ کے پرچم کا پھریرا اس دھوپ میں تسکین کا احساس ملے گا

نہ کوئی جمیعت نہ جماعت نہ سپاہی محشر میں فقط لشکرِ عباسؑ ملے گا

۔۔ضامن رضا رضوی نے لکھوایا۔۔

سامرہ میں ہو نہ کیوں کر آج ہر دل پر خوشی عالمِ امکاں میں آئے ہیں امام آخری

وارثِ علمِ محمدؐ، حاملِ زورِ علیؑ اے دلِ نرجس کی ٹھنڈک، نورِ چشمِ عسکریؑ

ہے یقیں محکم میرا جب آپ کا ہوگا ظہور

ساری دنیا کفر سے ہو جائے گی اس دم بری

Presented by: Rana Jabir Abbas

۔۔رضوان عزمی امروہوی۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas